اقبال اکادمی پاکستان کا خبر نامہ

اقبال نامہ

اپریل تا جون ۲۰۲۱ء

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

رئیس ادارت: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

مدیر: ہارون اکرم گل

مجلس ادارت: فہیم ارشد، ارشاد الرحمن، محمد بابر خان، محمد اسحاق

تزئین و آرائش: محمد اعجاز سلیم

اقبال اکادمی پاکستان

Tel:+92 (42) 99203573 Fax:+92 (42) 36314496
email:info@iap.gov.pk www.allamaiqbal.com

صدارتی اقبال ایوارڈ یافتگان

اقبال اکادمی پاکستان نے ۲۰۱۲ء۔۲۰۱۹ء کے تعطل کا شکار صدارتی اقبال ایوارڈ کا اعلان کر دیا۔ ایوارڈ یافتگان کو انعامی رقم دے دی گئی جب کہ ۲۰۱۰ء سے ۲۰۱۹ء کی انعام یافتہ کتب کے مصنفین کے لیے عطائے تمغہ کی تقریب نومبر میں متوقع ہے۔

۲۰۱۰ء

استقرائی استدلال اور فکرِ اقبال

خالد الماس

۲۰۱۱ء

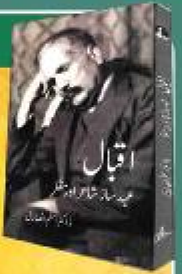

اقبال عہد ساز شاعر اور مفکر

ڈاکٹر اسلم انصاری

2012-15

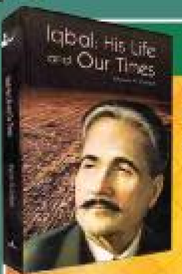

Iqbal: His Life and Our Times

خرم علی شفیق

۲۰۱۲ء

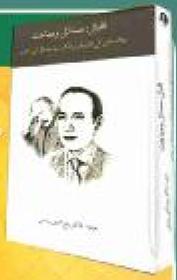

علامہ اقبال مسائل و مباحث

ڈاکٹر سید عبداللہ

۲۰۱۳ء

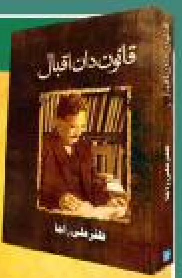

قانون دان اقبال

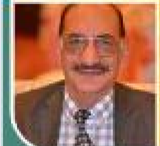

ظفر علی راجا

۲۰۱۴ء

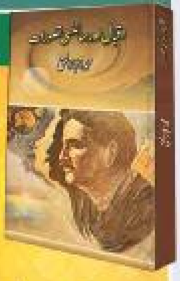

اقبال اور سائنسی تصورات

محمد اعجاز الحق

۲۰۱۵ء

اقبال۔ دیدۂ بینائے قوم

ڈاکٹر تحسین فراقی

۲۰۱۶ء۔۱۹

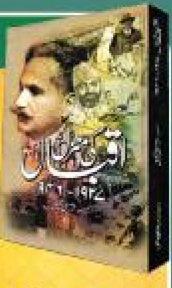

اقبال کی منزل

خرم علی شفیق

آن لائن تاثرات

حکیم الامت کے ۸۳ ویں یوم وفات کے موقع پر خصوصی پروگرام

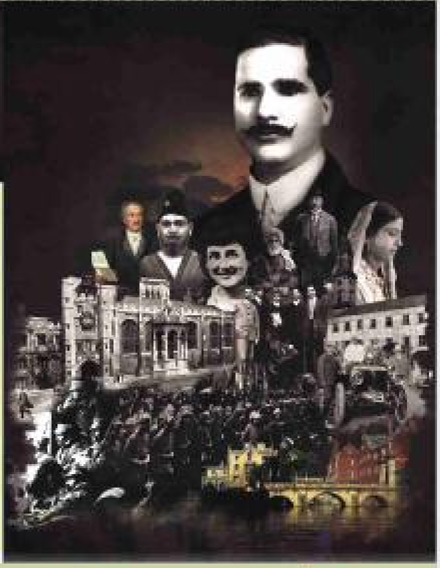

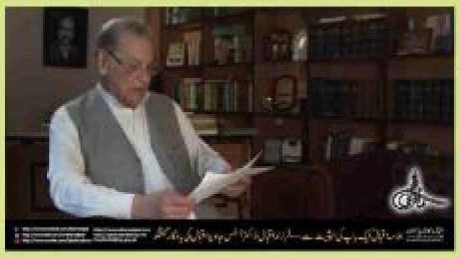

اقبال: ایک باپ کی حیثیت سے

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام علامہ محمد اقبال کے ۸۳ ویں یوم وفات پر ''بیاد علامہ اقبال'' مرحوم ڈاکٹر جاوید اقبال کی یادگار گفت گو ''علامہ اقبال ایک باپ کی حیثیت سے'' آن لائن نشر کی گئی۔ یہ گفت گو اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

جسٹس (ر) ناصرہ اقبال۔ چند یادیں

علامہ محمد اقبال کے ۸۳ ویں یوم وفات پر جسٹس ناصرہ جاوید نے محترمہ ڈورس احمد کے حوالے سے اپنی یادیں تازہ کیں۔ آن لائن لیکچر میں انھوں نے کہا کہ میں علامہ اقبال صاحب کو دیکھ تو نہ سکی لیکن میں علامہ صاحب کے بارے میں کچھ جانتی ہوں تو آنٹی ڈورس کے حوالے سے۔ آنٹی ڈورس، علامہ کے آخری ایام میں ان کے گھر رہیں۔ منیب اقبال جب پیدا ہوئے تو آنٹی ڈورس جرمنی جا چکی تھیں۔ جب ان کو خبر ملی تو آنٹی ڈورس جرمنی سے لاہور واپس آ کر ہمارے پاس ٹھہریں۔ ہمارے گھر میں ان کا ایک مخصوص کمرہ تھا جسے ہم آنٹی ڈورس کا کمرہ کہتے تھے۔ میں اور آنٹی ڈورس دن بھر علامہ صاحب کے بارے میں اور منیرہ بانو اور جاوید کے بچپن کے بارے میں باتیں کرتے رہتے۔ ایک دن میں نے آنٹی ڈورس سے کہا کیوں نہ میں اور آپ مل کر ایک کتاب مرتب کریں جس میں علامہ محمد اقبال کے بارے میں، ان کے گھر کے حالات کے بارے میں اور دیگر دوستوں عزیزوں کے بارے میں معلومات ہوں اور وہ محفوظ ہو جائیں۔ وہ راضی ہو گئیں، چناں چہ میں روز آنٹی ڈورس سے سوالات کرتی اور وہ جواب دیتی جاتیں تو میں لکھتی جاتی۔ اس طرح ہم نے مل کر ایک کتاب ترتیب دے دی۔ جسے Iqbal as I Knew him کا نام دیا گیا۔ محترمہ ناصرہ اقبال کی یہ آن لائن گفت گو اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

تاثرات: منیب اقبال (سبط اقبال)

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام علامہ محمد اقبال کے ۸۳ ویں یوم وفات پر ''بیاد علامہ اقبال'' کے عنوان سے آن لائن اظہار خیال کرتے ہوئے سبط اقبال منیب اقبال نے کہا کہ علامہ صاحب کی سب سے زیادہ چہیتی اولاد ان کی بیٹی اور میری پھوپھو تھیں۔ میرے والد بتاتے تھے کہ علامہ ان سے عموماً ناراض نہیں ہوتے تھے لیکن جب منیرہ بانو سے کبھی ان کی لڑائی ہوتی تو ناراض ہو جاتے۔ علامہ صاحب سے اگر کوئی بات منوانی ہوتی تو وہ منیرہ بانو کے ذریعے سے ہی منوائی جاتی۔ علامہ صاحب نے جائداد میں اپنی بیٹی کو تقریباً اتنا حصہ ہی دیا جتنا بیٹے کے لیے تھا۔ اس یادگار گفتگو کی تفصیل کے لیے اقبال اکادمی کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

تاثرات: ولید اقبال (سبط اقبال)

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام علامہ محمد اقبال کے ۸۳ویں یوم وفات پر "بیاد علامہ اقبال" کے عنوان سے آن لائن گفت گو میں سبط اقبال ولید اقبال نے کہا کہ اس موقع پر علامہ صاحب کا وہ فکر انگیز پیغام یاد رکھنا ضروری ہے، جسے تصور خودی کا نام دیا گیا ہے۔ انھوں نے علامہ اقبال کے فلسفۂ خودی پر بات کرتے ہوئے کہا کہ علامہ کے کلام اسرار خودی کا پہلا سبق یہ ہے کہ انسان کو ایک بامقصد زندگی گزارنی چاہیے۔ خودی کی زندگی تخلیق و تولید مقاصد پر مبنی ہے۔ دوسری بات یہ کہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جذبۂ عشق و محبت سے سرشار ہونا چاہیے۔ تیسرے انھوں نے خودی کے کم زور ہونے کے اسباب بیان کیے اور وہ کہتے ہیں کہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش نہ کرنے سے خودی ضعیف ہو جاتی ہے۔ علامہ اقبال کی اسرار خودی کا حاصل یہی ہے کہ خودی کے مراحل سے گزر کر فرد کو عروج پر پہنچنا چاہیے۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے: WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

تاثرات: میاں اقبال صلاح الدین (سبط اقبال)

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام علامہ محمد اقبال کے ۸۳ویں یوم وفات پر "بیاد علامہ اقبال" کے عنوان سے آن لائن گفت گو کرتے ہوئے میاں اقبال صلاح الدین کا کہنا تھا کہ میری ابتدائی یادیں جاوید منزل کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مجھے یاد ہے علی بخش سفید دھوتی اور کرتے میں ملبوس ہوا کرتے تھے۔ وہ لمبے قد کے تھے۔ گھر سے ملحق مزار میں عرس ہوا کرتا تھا۔ قوالی کی محفلیں بھی بڑا محظوظ کرتی تھیں۔ میری والدہ صاحبہ ڈورس احمد کو اپنی والدہ ہی سمجھتی تھیں۔ جب کبھی آنٹی ڈورس کو "آپا" کہا جاتا تو منیرہ بانو بہت برا محسوس کرتیں۔ میں بھی آنٹی ڈورس کو "نانی" کہہ کر ہی بلایا کرتا تھا۔ جب دفتر سے واپس آتیں تو میں باہر پورچ میں بیٹھا ہوتا اور گیٹ میں داخل ہوتے ساتھ ہی نانی نانی پکارنا شروع کر دیتا اور وہ جواباً جانی کہہ کر پکارتیں۔ جب کبھی ہماری فیملی یورپ جاتی تو میرے والدین انھیں جرمنی سے انگلینڈ بلا لیا کرتے تھے۔ ۱۹۹۲ء میں ۹۵ برس کی عمر میں ان کی یادداشت کافی کم زور ہو چکی تھی۔ ان کی فیملی میں سے صرف ایک بھتیجے حیات تھے جنھوں نے انھیں وہاں کے اولڈ ایج ہوم میں داخل کروا دیا۔ جب میری والدہ کو پتا چلا تو انھوں نے آنٹی ڈورس کو واپس پاکستان لے کر آنے کے لیے مجھے وہاں بھیجا۔ ان کے آخری ایام میں میری والدہ نے آنٹی ڈورس کی وفات تک ان کی بہت خدمت کی۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

ریٹائرمنٹ محمد اختر لائبریرین اقبال اکادمی پاکستان

اقبال اکادمی پاکستان کے لائبریرین جناب محمد اختر نے ۱۴راپریل ۲۰۲۱ء کو مدت ملازمت مکمل کر لی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے انھیں خدمات کی احسن طریقے سے تکمیل پر مبارک باد دی۔ اکادمی کی جانب سے ان کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا اور ان کی خدمات کے اعتراف میں ستائشی سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر جناب محمد اختر نے کہا کہ میں ان تمام رفقا کا بے حد شکر گزار ہوں میں ان کی محبت ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

فاتحہ خوانی

اقبال اکادمی پاکستان نے حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی ۸۳ ویں برسی پر ۲۱ اپریل ۲۰۲۱ کو عقیدت و احترام کے ساتھ تقریبات کا انعقاد کیا۔ کورونا کی سنگین صورت حال کے پیش نظر ایوان اقبال میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے اکادمی کے افسران اور عملہ کے ہمراہ فاتحہ خوانی کی۔

آن لائن لیکچر: ''فکر اقبال اور نسلِ نو'' مہمان مقرر: ڈاکٹر عبدالحق (پروفیسر ایمریطس، دہلی یونیورسٹی)

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام تقریبات بہ سلسلہ ۲۱ اپریل ۲۰۲۱ء کی ذیل میں ''فکر اقبال اور نسل نو'' کے عنوان سے آن لائن لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر عبدالحق، پروفیسر ایمریطس، دہلی یونیورسٹی تھے۔ آن لائن شرکا سے گفت گو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ علامہ کی پوری تحریر کا مخاطب اول ہے یہی نسلِ نو ہے۔ علامہ کو یہ احساس تھا کہ نوجوانوں کو اپنے پیغام سے کس حد تک آشنا کریں یا ان کے دلوں میں اتار دیں۔ اقبال نے اپنی پوری فکر میں صرف انسان کو محور و مخاطب بنایا ہے۔ کسی دوسرے مفکر کے ہاں یا دوسرے دبستان فکر میں یہ صورت نظر نہیں آتی۔ اقبال نے تمام تر توجہ حضرت انسان کے بود و باش یا اس کے ذکر و فکر پر صرف کی اور یہی وجہ ہے کہ انھوں نے صرف نوجوانوں سے ہی نہیں بچوں سے بھی مخاطبت کی اور یہ عجیب بات ہے کہ اقبال بچوں کو کبھی فراموش نہیں کرتے۔ اگر وہ نوجوانوں سے مخاطب ہیں تو پہلی نظر میں وہ طفل شیر خوار سے بھی مخاطب ہیں۔ جس کی تربیت، پرورش کے لیے آداب اور آئین بھی مقرر کرتے ہیں۔ ان کی شاعری کی ''بسم اللہ'' نوجوانوں کے ساتھ تخاطب سے ہوتی ہے اور وہ پوری زندگی نسل نو سے مخاطب رہے۔ ایسا دوسرا کوئی شاعر ہمارے ادبیات میں نہیں بلکہ دنیا کی بیش تر ترقی یافتہ زبانوں میں بھی، ایسا کوئی شاعر یا دنیائے فلسفہ میں ایسا فلسفی نظر نہیں آتا جس نے نوجوانوں کو بوجوہ اپنی فکر کا اور اپنے تخاطب کا مرکز اول قرار دیا ہو۔ اس زوم لیکچر کے دوران سوال و جواب کا سلسلہ بھی منعقد ہوا۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

''فکر اقبال اور عصری مسلم دنیا'' ۔ آن لائن بین الاقوامی کانفرنس

زیر اہتمام: اقبال اکادمی پاکستان اور اقبال ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کشمیر برانچ

اقبال ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کشمیر برانچ نے علامہ محمد اقبال کے ۸۳ ویں یوم وفات کے موقع پر ''فکر اقبال اور عصری مسلم دنیا'' کے عنوان سے ایک روزہ آن لائن بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جس میں دنیا بھر سے معروف اقبال اسکالرز نے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان مہمان خصوصی تھیں اور انھوں نے اقبال کی فکر پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ملائشیا کی ڈاکٹر سہیلہ حسین نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ اپنے اس خطبے میں انھوں نے عصر حاضر میں مسلمانوں کی حالت زار کے ذمہ دار مختلف عوامل کی جانب توجہ دلائی۔ دیگر مقررین میں ڈاکٹر بسنت شوکری، ڈاکٹر قمر اقبال، پیرزادہ امین، اعجاز الحق اعجاز، خرم الٰہی، چوہدری فہیم ارشد، محمد عابد علی اور ہندوستان، مصر، ترکی، کویت اور افغانستان سے تعلق رکھنے والے نامور اسکالرز اور ماہرین تعلیم موجود تھے۔ کینیڈا سے جبریل اقبال خصوصی طور پر مدعو تھے۔

وفاقی سیکرٹری سید آصف حیدر شاہ نے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن میں بطور سیکرٹری ذمہ داری سنبھال لی

جناب سید آصف حیدر شاہ نے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن بطور سیکرٹری ذمہ داری سنبھال لی۔ سید آصف حیدر شاہ پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروسز گروپ سے ہیں اوراس سے قبل وہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے وابستہ تھے۔ علاوہ ازیں وہ کمشنر کراچی اور کمشنر حیدر آباد کی حیثیت سے نمایاں خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے وفاقی سیکرٹری کو تعیناتی پر مبارک باد پیش کی اوران کی تقرری کوادارے کے لیے خوش آئند قرار دیا۔

محترمہ نوشین جاوید امجد وفاقی سیکرٹری کی ملازمت سے سبکدوشی

ان لینڈ ریونیو سروسز گروپ کی محترمہ نوشین جاوید امجد سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت گریڈ ۲۲ میں مدت ملازمت مکمل کرکے ریٹائر ہوگئیں۔ اس سے قبل انھوں نے چیئر پرسن ایف بی آر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ محترمہ نوشین جاوید احمد کم وبیش ۳۵ برس پر محیط کیریئر میں اہم عہدوں پر فائز رہیں۔ ۲۰۰۲ء میں انھیں ایف بی آر کی اہم ترین یونٹ ایل ٹی یو (LTU) کے لیے منتخب کیا گیا تھا جہاں انھوں نے ۲۰۱۵ء تک فرائض سرانجام دیئے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر بصیرہ عنبرین نے بہترین کیریئر کے اختتام پر ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ محترمہ نوشین جاوید امجد نے بہ حیثیت سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن اقبال اکادمی کے منصوبوں کو آگے بڑھانے میں ہمیشہ دل چسپی لی جس کے لیے ادارہ ان کا سپاس گزار ہے۔

وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن سید آصف حیدر شاہ کا دورہ اقبال اکادمی پاکستان

وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، سید آصف حیدر شاہ نے ۳۰؍ اپریل ۲۰۲۱ء کو اقبال اکادمی پاکستان کا دورہ کیا۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اکادمی کے افسران اور عملہ کے ہمراہ وفاقی سیکرٹری کا استقبال کیا۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے انھیں اقبال اکادمی پاکستان کے بارے میں بریفنگ دی۔ سید آصف حیدر شاہ نے اکادمی کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے انھیں ایمان داری کے ساتھ اور قواعد وضوابط کے مطابق کام کرنے کی تاکید کی۔ جناب آصف حیدر شاہ نے علامہ محمد اقبال کے پیغام کو دنیا بھر میں عام کرنے میں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی نے سیکرٹری صاحب کو اکادمی کا خبرنامہ پیش کیا۔ اس موقع پر ایڈمنسٹریٹر ایوان اقبال جناب انجم وحید اور انچارج اردو سائنس بورڈ اشفاق احمد نے بھی وفاقی سیکرٹری کو اپنے اداروں کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا۔

''اظہارِ یک جہتی فلسطین'' ریلی

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵ مئی ۲۰۲۱ء کو فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف فلسطینی عوام سے اظہار یک جہتی کے لیے ایوان اقبال میں ایک ریلی کا اہتمام کیا گیا۔ ریلی کی قیادت جسٹس (ر) ناصرہ اقبال نے کی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ایڈمنسٹریٹر ایوان اقبال جناب انجم وحید اور اکادمی کے تمام افسران و ملازمین نے شرکت کی۔ ریلی کے شرکا نے اسرائیلی جارحیت کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔ اس موقع پر جسٹس ناصرہ اقبال کا کہنا تھا کہ اسرائیل کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے معاشی ناکہ بندی کی جائے۔ انھوں نے کہا کہ علامہ اقبال کے پیغام کے مطابق مسلمانوں کو قبلہ اول کی آزادی کے لیے متحد ہونا چاہیے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے کہا کہ مشکل کی اس گھڑی میں پاکستانی عوام اپنے فلسطینی بہن بھائیوں کے شانہ بشانہ ہیں۔ جناب انجم وحید نے کہا کہ اسرائیلی مظالم کے خلاف پوری دنیا اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ ریلی کے شرکا نے فلسطینی مسلمانوں سے اظہار یک جہتی کے لیے پاکستانی اور فلسطینی پرچم اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔

خصوصی آن لائن لیکچر: ''صاحب قرآن ﷺ اور فکرِ اقبال'' ڈاکٹر طارق شریف زادہ

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام رمضان المبارک کے حوالے سے ۷ مئی ۲۰۲۱ء کو "صاحب قرآن ﷺ اور فکر اقبال" کے موضوع پر خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا گیا ہے۔ معروف سیرت نگار ڈاکٹر طارق شریف زادہ نے موضوع کے حوالے سے سیر حاصل گفت گو کی۔ انھوں نے کہا کہ اقبال کا قرآن اور صاحب قرآن کا انتہائی گہرا تعلق ہے جتنا زندگی کا روشنی کے ساتھ تعلق ہے۔ اقبال کے سارے کلام اور فکر کا حاصل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غیر مشروط محبت، غیر مشروط ادب، غیر مشروط اطاعت ہے۔ اقبال کی ساری زندگی جو جذبہ سب سے زیادہ کارفرما نظر آتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبت ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ غلامی اور وابستگی کا بہت گہرا رشتہ ہے۔ اقبال انسانوں کے لیے ہدایت کامل قرآن اور نمونہ رحمت صاحب قرآن حضرت محمد ﷺ کو قرار دیتے ہیں۔ اقبال اپنے سارے کلام کا نچوڑ قوم رسولِ ہاشمی کی ترکیب کو قرار دیتے ہیں۔ اقبال ''قوم رسولِ ہاشمی'' کی ترکیب قرآن کریم میں موجود فرمودات، اللہ کی منشا اور اللہ کے پیغام کو قرار دیتے ہیں۔ یہ پیغام درحقیقت رہتی دنیا کے سارے انسانوں کے لیے خواہ وہ قدیم زمانے کے رہنے والے یا انتہائی جدید زمانے میں آنے والے لوگ ہوں ان سب کے لیے ہدایت کامل ہے اور یہ ایک لافانی روشنی کا مینار ہے۔ ہدایت کا ایک ایسا نظریہ اور فارمولا ہے جسے جو قوم جس درجہ پر اپنائے گی اللہ تعالیٰ ان کو اسی درجہ کی بشارتیں، نصرتیں اور کامیابیاں و کامرانیاں عطا کرے گا۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

ملازمت سے سبکدوشی طارق اقبال (معاون اقبال ایوارڈ)

اقبال اکادمی پاکستان کے اقبال ایوارڈ کے معاون اقبال ایوارڈ جناب طارق اقبال صاحب نے مدت ملازمت مکمل کر لی۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے انھیں اپنی ملازمت کی بہ طریق احسن تکمیل پر مبارک باد دی۔ اکادمی کی جانب سے ان کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر طارق اقبال صاحب نے کہا میں نے اقبال اکادمی پاکستان کی طویل عرصہ خدمت کی ہے اور یہاں پر میرا وقت بہت اچھا گزرا۔ میں الوداعی تقریب کے انعقاد پر تمام دوستوں کا بے حد شکر گزار ہوں یہ میرے لیے یادگار رہے گی۔ تقریب کے آخر میں اکادمی کی طرف سے انھیں ستائشی سرٹیفکیٹ دیا گیا۔

(آن لائن سیمینار)

جہان رومی و اقبال کے تعلیمی اور تربیتی نظریات و افکار

زیر اہتمام: انٹرنیشنل اقبال سوسائٹی، مجلس اقبال شعبہ اردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، شعبہ اردو والحمد اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، بہ تعاون: ڈی ایف ڈی آئی

۲۸ مئی ۲۰۲۱ء کو "رومی اور اقبال۔ تعلیمی اور تربیتی نظریات و افکار" کے عنوان سے آن لائن سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت ڈاکٹر سید تقی عابدی (اقبال سکالر، کینیڈا) نے کی۔ مہمان مقررین میں ڈاکٹر بصیرہ عنبرین (ڈائریکٹر، اقبال اکادمی پاکستان)، ڈاکٹر معین نظامی (پرنسپل، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور)، ڈاکٹر

علی بیات (تہران یونیورسٹی، ایران)، ڈاکٹر عروبہ صدیقی (لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی) ڈاکٹر عظمت رباب (لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی)، ڈاکٹر عاصمہ اصغر (لاہور کالج برائے خواتین، یونیورسٹی) شامل تھیں۔

اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا کہ کلام اقبال میں ذکر رومی نہ صرف شعری کشش کا باعث ہے بلکہ علامہ اقبال نے اپنے تعلیمی و تربیتی و افکار کی ترسیل کے لیے بھی مولانا رومؒ کے کلام سے استفادہ خاص کیا ہے۔ شعر اقبال میں فکر رومی کی شمولیت جس کلیدی حیثیت کی حامل ہے بال جبریل کی مختصر نظم "یورپ سے ایک خط" اس کی بڑی عمدگی سے وضاحت کرتی ہے۔ جہاں ہر زمانے میں عہد موجود کے لیے فکر رومی سے اکتساب پر روشنی ڈالی گئی۔ اقبال کا پیغام نور حق کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ پیام قرآن ہی کو اپنے ابیات میں سموئے ہوئے ہے۔ رومی کا پیغام بھی نور حق کا اکتساب ہے۔ علامہ اقبال اور مولانا روم دونوں ہی قرآنی فکر کی ترسیل کو اپنی زندگی کا مقصد گردانتے تھے۔ مولانا جلال الدین رومی کے افکار و نظریات کے گہرے اثرات اقبال کے کلام پر مرتسم ہوتے چلے گئے۔ وہ اقبال کے لیے رفیق راہ اور مرشد روشن ضمیر ٹھہرے اور انھوں نے رومی کی فکر سے اکتساب کے ساتھ ساتھ ان کے کلام کو معنی آفرینی کے لیے جا بجا مستعار لیا۔ یوں توسیع معنی کا فریضہ انجام پایا۔ بطور خاص تعلیم و تربیت کی غرض سے لکھے گئے نثر پاروں میں وہ کلام رومی کی وساطت سے اپنے افکار کی وضاحت کرتے ہیں اور اپنے کلام پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لیے بھی انھیں برمحل اپناتے ہیں۔ اکثر مقامات پر دونوں شعرا کے قلب و ذہن کا اشتراک ہوتا ہے اور بے مثل نکات سامنے آ جاتے ہیں۔ بطور خاص علامہ کے کلیدی تصور یعنی تصور خودی پر اس کے گہرے اثرات ہیں۔ اس کا اندازہ آغاز مثنوی میں اشعار رومی سے بخوبی ہو جاتا ہے۔

ناظم اعلیٰ مجلس ترقی ادب جناب منصور آفاق کی اقبال اکادمی آمد

مجلس ترقی ادب کے نئے ناظم اعلیٰ جناب منصور آفاق اقبال اکادمی تشریف لائے۔ انھوں نے ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین سے ملاقات کے دوران دونوں اداروں کے اشتراک سے علمی منصوبوں کے انعقاد کے ضمن میں اظہار خیال کیا۔

کلیاتِ اقبال (اُردو) پاکٹ سائز

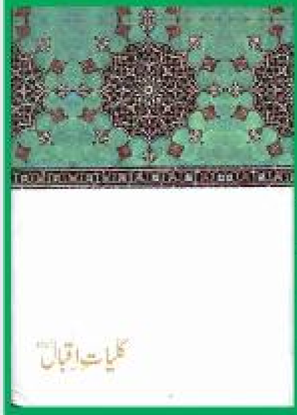

اقبال اکادمی پاکستان نے کلیات اقبال (اردو) پاکٹ سائز میں شائع کر دی۔ پیش نظر اڈیشن، سفید کاغذ پر طبع شدہ مضبوط جلد سے مزین، خوب صورت سرورق اور سات سو چھپن صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی قیمت چھ سو روپے مقرر کی گئی ہے۔

دوروزہ آن لائن بین الاقوامی کانفرنس

”ترجمہ اور بین الثقافتی مطالعات“

زیرِ اہتمام: بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

شعبہ اردو بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے زیر اہتمام ”ترجمہ اور بین الثقافتی مطالعات“ کے عنوان سے ۲۶ رمئی ۲۰۲۱ء کو دوروزہ آن لائن بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاحی سیشن کی صدارت وائس چانسلر بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان پروفیسر ڈاکٹر منصور اکبر کنڈی نے کی جب کہ مہمانان اعزاز ڈاکٹر انوار احمد اور ڈاکٹر اصغر ندیم سید تھے۔ خطبہ استقبالیہ ڈاکٹر ممتاز کلیانی صدر شعبہ اردو نے پیش کیا۔ کلیدی گفت گوئی دہلی انڈیا سے ارجمند آرا اور کینیڈا سے سرجیت سنگھ اروڑا، شاہ محمد مری اور پاکستان سے ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے کی۔

دوسرے دن کے سیشن کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین (ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان)، ڈاکٹر محمد افضال بٹ (صدر نشین، شعبہ اردو جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ)، ڈاکٹر شیر علی خان (صدر نشین، شعبہ اردو الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد) نے کی۔ اس سیشن میں اقبالیات اور اقبال شناسی کی ذیل میں مقالات بھی پیش کیے گئے۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے ترجمہ اور افسانوی ادب کے تراجم کے مسائل کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ ڈاکٹر شمع افروز، ڈاکٹر صائمہ بتول، ڈاکٹر محمد عامر اقبال، ڈاکٹر سلیم سہیل، عرفان حیدر ڈاکٹر یاسمین کوثر، رشید اشرف خان، ڈاکٹر عامر سہیل (ایبٹ آباد) نے اپنے مقالات کی تلخیص پیش کی۔ میزبانی کے فرائض ڈاکٹر محمد خاور نوازش نے انجام دیے۔

بین الاقوامی کانفرنس میں دس ملکوں سے ایک سو بیس کے قریب محققین نے شرکت کی نوجوان اسکالرز کے علاوہ اردو ادب کے مایہ ناز محققین و ناقدین اس کانفرنس کا حصہ تھے اور دو دن میں دس مختلف سیشنز میں ترجمے کے حوالے سے کئی اہم ترین موضوعات زیر بحث لائے گئے۔

آن لائن لیکچر:

”اقبال کا تصورِ الٰہ“ ڈاکٹر عروبہ مسرور صدیقی

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ”اقبال کا تصورِ الٰہ“ کے عنوان سے ۱۶ جون ۲۰۲۱ء کو شدہ لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر عروبہ صدیقی تھیں۔ ڈاکٹر عروبہ مسرور صدیقی نے کہا کہ اقبال نے بحثیت ایک فلسفی اور مفکر، اسلام کے تصورِ الٰہ پر اپنے افکار کا اظہار اپنی شاعری اور بالخصوص خطبات میں کیا ہے۔ وہ فکرِ اسلامی کی تشکیل نو کرنا چاہتے تھے اور مغربی فلاسفہ و متکلمین کے پھیلائے گئے غلط تصورات جن کا بعد میں تصوف اسلام پر بڑا گہرا اثر ہوا، ان کی اصلاح کرنا چاہتے تھے۔ علامہ اس سائنٹیفک اصول سے واقف تھے کہ جب تک فکر کی اصلاح نہ ہو، کردار کو درست نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا فکرِ اسلامی کی تجدید نو کے ضمن میں وہ الٰہیات جیسے موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں۔ علامہ محمد اقبال بھی خدا کے وجود اور الٰہیاتی مسائل کے لیے کسی فلسفیانہ یا عقلی دلیل کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ خدا کے بارے میں ان کے تصورات کا ماخذ براہ راست قرآن کریم، رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ ہیں۔ خدا کے وجود کا اثبات ان کے نزدیک عقیدہ ہے، فلسفہ نہیں۔ خدا کو صرف توحید قرآنی کے عقیدے سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ عقلِ انسانی، اللہ کی ذات تک کسی طور رسائی نہیں پا سکتی۔ اللہ کے جوہر کا ادراک انسانی فہم سے بالاتر ہے۔ تفصیل کے لیے اقبال اکادمی کا یوٹیوب چینل ملاحظہ کیجیے: WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

آن لائن لیکچر

”ہندوستان میں اقبال شناسی کی روایت“ ڈاکٹر محمد عامر اقبال

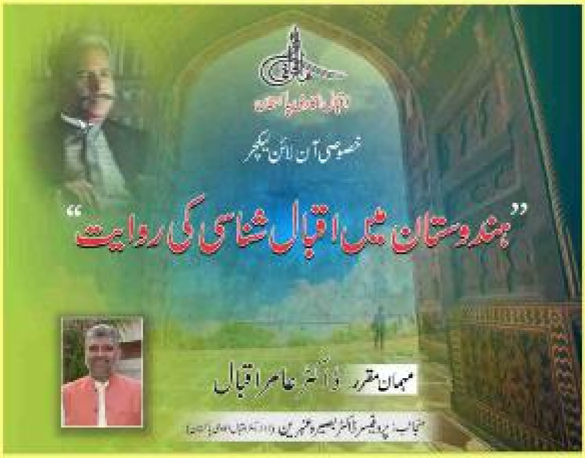

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ”ہندوستان میں اقبال شناسی کی روایت“ کے عنوان سے ۱۴ جون ۲۰۲۱ء کو آن لائن لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے مہمان مقرر ڈاکٹر عامر اقبال تھے۔ ہندوستان میں اقبال شناسی کی روایت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد عامر اقبال نے مرزا ارشد گورگانی کو پہلا اقبال شناس اور عصرِ حاضر میں پروفیسر عبدالحق کی اقبال شناسی کو معتبر اور مستند ترین قرار دیا۔ انھوں نے ڈپٹی نذیر احمد، سید مظفر حسین برنی، ڈاکٹر توقیر احمد خان کی اقبال شناسی اور ہندوستان میں اقبالیات کے حوالے سے شائع کتب پر روشنی ڈالی۔

خصوصی سیمینار: ''اقبال کا فلسفہ خودی اور آج کا نوجوان''

زیر اہتمام: اقبال اکادمی پاکستان، اشتراک: یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز اور ایوان اقبال کمپلیکس

''اقبال کا فلسفہ خودی اور آج کا نوجوان'' کے حوالے سے ۷ مئی ۲۰۲۱ء کو ایوان اقبال کمپلیکس میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان خصوصی صوبائی وزیر جیل خانہ جات فیاض الحسن چوہان جب کہ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین اور چیئرمین یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز پروفیسر عبدالمنان خرم مہمان اعزاز تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے صوبائی وزیر جناب فیاض الحق چوہان نے کہا کہ وزیر اعظم عمران خان اقبال کے فلسفہ خودی کے مطابق اس ملک کو تاریکی کی دلدل سے نکالنے میں مصروف عمل ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب پاکستان ترقی یافتہ ممالک کی صف میں ہوگا۔ انھوں نے

کہا کہ پاکستان کے نوجوان صلاحیتوں میں دنیا کے کسی بھی ملک سے کم نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اقبال کے فلسفہ خودی کے مطابق نوجوان نسل کو صحیح سمت میں گامزن کریں۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈائریکٹر اقبال اکادمی نے کہا کہ اقبال کے فلسفہ خودی کا مطلب اپنی ذات کا محاسبہ کرنا ہے۔ زوال زدہ قومیں گھمنڈ نہیں بلکہ اپنا محاسبہ کیا کرتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ خودی سوال کرنے سے ضعیف ہوتی ہے۔ جو قومیں دوسروں سے سوال کرتی ہیں وہ کمزور ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اقبال نے خودی کا تصور اسی تناظر میں دیا اور خودی کوئی مادی وجود نہیں رکھتی۔ یہ لطیف عنصر ہے اور نبی پاک ﷺ سے محبت رکھنے والوں کی خودی کبھی کمزور نہیں ہو سکتی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ پیغام خودی میں دراصل نوجوان نسل کی بیداری مضمر ہے اور ہم اگر آج نوجوان نسل کو علامہ اقبال کے فلسفے کے مطابق ڈھالنے میں کامیاب ہو جائیں تو پاکستان کا مستقبل روشن ہو سکے گا۔ انھوں نے کہا کہ اقبال دراصل نوجوان نسل کے شاعر تھے

اور نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اقبال کے پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے مستقبل کے لیے بہتر فیصلے کریں۔

چیئرمین یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز پروفیسر عبدالمنان خرم نے کہا کہ فکر اقبال سے ہی نوجوانوں کی مثبت تربیت کے عمل کو مکمل کیا جا سکتا ہے اور اس حوالے سے تعلیمی اداروں کا کردار بہت اہم ہے۔ انھوں نے کہا کہ یونیک گروپ طلبا کی سماجی تربیت کے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے انھیں ہم نصابی سرگرمیوں میں شرکت کے مواقع فراہم کرتا ہے اور آج کی تقریب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ تقریب سے نوجوان اقبال سکالر زید حسین نے بھی خطاب کیا جب کہ اس موقع پر ایڈمنسٹریٹر ایوان اقبال انجم وحید، وائس چیئرمین یونیک گروپ عفیف اشرف صدیقی، ریکٹر یونیک گروپ پروفیسر امجد علی خان، ڈائریکٹر یونیک گروپ پروفیسر وسیم انور چوہدری، پرنسپل ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ یونیک گروپ پروفیسر فرح سوسم، مینیجر میڈیا اینڈ کمیونیکیشنز، چوہدری ریاض الحق اور ہارون اکرم گل سمیت اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد بھی موجود تھی۔

نذرِ اقبال (کلام شاعر بزبان شاعر)

حکیم الامت، شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کی بلند پایہ شاعری کا عالم مداح ہے۔ دنیا بھر میں علامہ کے کلام کی تحسین کی جاتی ہے اور ان کی شاعری میں موجود پیغام کی تشریح کرنا ماہرین اقبالیات سعادت سمجھتے ہیں۔ علامہ اقبال کے بعد کے شعرا بھی اقبال کے نیاز مند ہیں اور اپنے فن شاعری کے ذریعے حضرت اقبالؒ کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرتے رہتے ہیں۔ اقبال اکادمی پاکستان اس حوالے سے ایک ادبی سلسلہ شروع کر رہی ہے جس کے تحت دنیا بھر کے شعرائے کرام کا کلام آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کی صورت میں نشر کیا جائے گا۔

اقبال اکادمی پاکستان کی تازہ مطبوعات

اسفارِ اقبال
(عنایت علی)

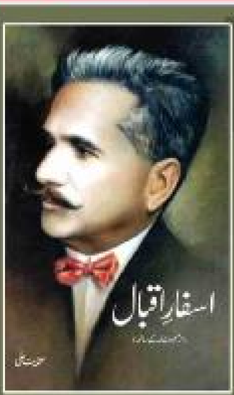

علامہ اقبال کے اندرون و بیرون ہند کے اسفار کو دیکھا جائے تو یہ ملت اسلامیہ ہند اور مسلمانان عالم کے لیے اقبال کی فکر مندی اور تڑپ کے آئینہ دار ہیں۔ علامہ اقبال کے اسفار کی روداد پر مشتمل تفصیلات کو سوانح پر مبنی کتب میں زیادہ بیان نہیں کیا گیا۔ اس سے قبل محمد حمزہ فاروقی کی "سفرنامہ اقبال" نمایندہ کتاب ہے۔ جناب عنایت علی نے زیادہ تفصیلات کے ہمراہ یہ کتاب جداگانہ انداز میں پیش کی ہے۔ مصنف نے کتاب کا آغاز اقبال کے حصول علم کی خاطر سفر یورپ ۱۹۰۵ء سے کیا ہے اور مولانا حالی کے صد سالہ جشن ولادت ۱۹۳۵ء میں شرکت کے لیے پانی پت کے سفر پر اختتام کیا ہے۔ یہ کتاب ۲۰ ابواب پر مشتمل ہے۔

عنایت علی صاحب کا طرز نگارش سادہ اور بے ساختہ ہے اور پڑھنے والے کے لیے دل چسپی کا سامان رکھتا ہے۔ پیش نظر ایڈیشن، سفید نفیس کاغذ پر طبع شدہ، مضبوط جلد سے مزین، خوب صورت سرورق، تین سو اکیاون صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی قیمت نو سو نوے روپے مقرر کی گئی ہے۔

Thoughtful Intelligenc (A Practical Guide for Moral Development)
Dr. Mussaraat Jabeen

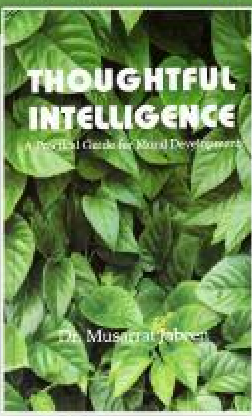

اس کتاب میں فکر اقبال سے استفادہ کرتے ہوئے، شخصیت کی فکری بنیادوں پر تعمیر کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ کتاب کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں فکر انگیز ذہانت: سوچ کو متحرک طریقے سے رواں رکھنے پر بحث ملتی ہے۔ دوسرے باب میں فکر انگیز ذہانت کے کارآمد طریقوں پر اور تیسرے باب میں فرد کی اندرونی تطہیر یعنی تزکیہ نفس پر بحث ہے۔ چوتھے باب کا موضوع فکر انگیز ذہانت کا تعلق فکر انگیز خیالات سے ہے اور پانچویں باب میں فکری طور پر ذہین افراد کی خصوصیات زیر بحث لائی گئی ہیں۔

کتاب کے دوسرے حصے میں اپنے ارد گرد فکر انگیز ذہانت پیدا کرنے کا عنوان دیا گیا ہے۔ چھٹے باب میں فکری طور پر ذہین لوگ اور غیر رسمی اخلاقی ارتقا زیر بحث ہے۔ ساتویں باب میں فکری طور پر ذہین افراد اور رسمی اخلاقی ارتقا کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ حسب موقع علامہ محمد اقبال کے اشعار اور بعض دیگر مصادر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

پیش نظر ایڈیشن، سفید نفیس کاغذ پر طبع شدہ مضبوط جلد سے مزین، خوب صورت سرورق اور ایک سو اڑتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی قیمت چار سو ساٹھ روپے مقرر کی گئی ہے۔

وفیات

پروفیسر شمیم حنفی

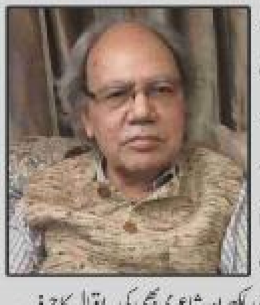

اردو کے معروف ادیب اور ممتاز دانش ور شمیم حنفی ۸۲ برس کی عمر میں نئی دہلی (بھارت) میں انتقال کر گئے۔ ۱۷ مئی ۱۹۳۱ء کو بھارتی ریاست اتر پردیش کے شہر سلطان پور میں پیدا ہوئے۔ الہ آباد یونیورسٹی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد وہ پہلے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور پھر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں شعبۂ تدریس سے وابستہ رہے۔ انھوں نے تنقید کے ساتھ ساتھ ڈرامے بھی لکھے اور شاعری بھی کی۔ اقبال کا حرف تمنا ان کی اہم اقبالیاتی تصنیف ہے۔ نمایندہ تصانیف میں "جدیدیت کی فلسفیانہ اساس"، "منٹو۔ حقیقت سے افسانے تک" شامل ہیں۔ شمیم حنفی پاکستان میں ادبی میلوں خاص طور پر عالمی اردو کانفرنس کے کئی بار مہمان بنے جہاں ان کی گفتگو ہمیشہ سامعین کے لیے بہت دل چسپ اور بصیرت افروز ہوتی تھی۔ انھوں نے ابوالکلام آزاد کی مشہور کتاب "انڈیا ونز فریڈم" کا ترجمہ بھی کیا۔

ڈاکٹر طارق عزیز

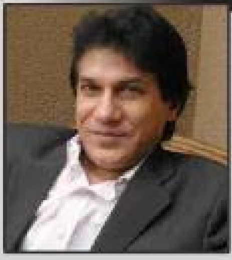

معروف دانشور، مصنف، محقق، شاعر، ڈراما نگار اور استاد ڈاکٹر طارق عزیز کورونا وبا کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ مئی ۲۰۲۱ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ بلند ہمت ڈاکٹر طارق عزیز ۱۰ جنوری ۱۹۵۴ء کو جہلم میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۷۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کی ڈگری نمایاں پوزیشن سے حاصل کی۔ تلخیص خطبات اقبال اور اقبال شناسی اور فولیو کے عنوان سے اقبال پر ان کی اہم تصانیف ہیں۔ دیگر تصانیف میں کارل مارکس اور اس کی تعلیمات، اردو رسم الخط اور ٹائپ، نئی ادبی جہتیں، جلا وطن شاعر، بسیرا شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے پاکستان ٹیلی ویژن کے لیے بہت سے ڈرامے لکھے۔ انھیں حکومت پاکستان کی جانب سے بہترین ڈراما نگار کا ایوارڈ بھی ملا۔

☆☆☆☆☆

اقبال کا نغمۂ شوق
(کلامِ اقبال کا فنی مطالعہ)

ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

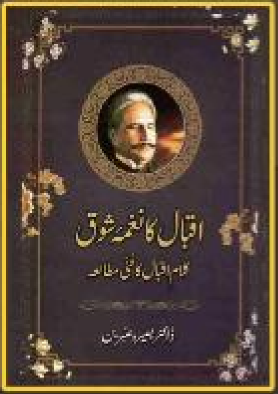

''اقبال کا نغمۂ شوق'' میں اُن شعری پیمانوں کو زیرِ بحث لایا گیا ہے جن کا اظہار اقبال سے قبل کے شعرا کے ہاں زیادہ تر روایتی آہنگ میں ملتا ہے۔ اقبال نے ان روایتی فنی سانچوں میں منفرد اور ممتاز معنویت پیدا کی اور ایک خاص شعری اسلوب تخلیق کیا۔ کلامِ اقبال کے فنی مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اقبال کے ہاں یہ فنی محاسن مقصود بالذات نہیں رہے بلکہ اُن کے نزدیک گہری فکری اور فلسفیانہ معنویت پیشِ نظر رہی۔ اقبال نے اُردو شاعری کو نہ صرف تازہ افکار بلکہ نئے نظامِ شعر سے آشنا کیا۔ اقبال کا نغمۂ شوق میں ''شعرِ اقبال — معجزۂ فن کی نمود''، ''اقبال کی لفظیات اور تراکیب''، ''شعرِ اقبال کے لہجے کے تنوعات''، ''کلامِ اقبال میں شعری آہنگ کے تشکیلی عناصر''، ''اقبال کا تمثیلی اسلوب''، ''اقبال کا ڈرامائی طرزِ سخن''، ''تمثالاتِ اقبال کے متنوع زاویے''، ''علامہ اقبال کا علامتی اُسلوب''، ''شعرِ اقبال — تعلّی کے رنگ'' کے عنوان سے ۹ مقالات شامل ہیں۔ ان مقالات میں اقبال کی نمایندہ شعری خوبیوں یعنی لفظیات وتراکیب، شعری لہجوں، آہنگ، تمثیل کاری، تمثال سازی، علامت نگاری اور ڈرامائیت کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ البتہ پہلا مقالہ اقبال کے شعری وفنی نظام کی تفہیم کے لیے بنیادی بحث کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور آخری مقالہ کلاسیکی شعری روایت کے تناظر میں علامہ کے بامعنی اور پُر وقار نظامِ فن کی توضیح اور اُن کے شعری وفنی مرتبے کے ادراک کے ذیل میں خاتمہ کتاب کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

پیشِ نظر ایڈیشن، سفید کاغذ پر طبع شدہ، مضبوط جلد سے مزین، خوب صورت سرورق اور تین سو اٹھائیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی قیمت سات سو بیس روپے مقرر کی گئی ہے۔

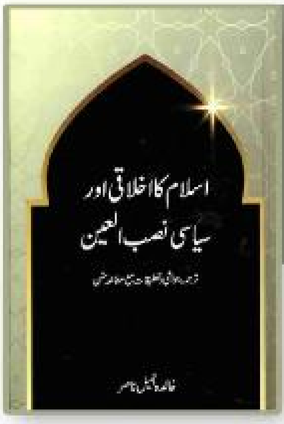

اسلام کا اخلاقی اور سیاسی نصب العین
(ترجمہ، حواشی وتعلیقات مع مطالعہ متن)

خالدہ جمیل ناصر

اسلام کا اخلاقی اور سیاسی نصب العین اقبال کے انگریزی مقالے Islam as a Moral and Political Ideal کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کا مقدمہ گذشتہ تراجم کا تنقیدی جائزہ، تصحیح شدہ ترجمہ، حواشی وتعلیقات اور مطالعہ متن پر مبنی ہے۔ اقبال کا مقالہ Islam as a Moral and Political Ideal ان کا پہلا انگریزی لیکچر ہے جو انھوں نے یورپ سے واپسی پر انجمن حمایت اسلام کی سالانہ تقریب منعقدہ لاہور میں پڑھا۔ اس مقالے میں اسلام کے اہم اخلاقی اور سیاسی مباحث اختصار کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ اس مقالے میں اقبال کے اُن اہم نظریات کا خاکہ موجود ہے جو ان کے افکار کے اہم ستون قرار دیے جا سکتے ہیں اور یہ نظریات علامہ کی بعد کی تحریروں اور شاعری میں زیادہ تفصیل کے ساتھ سامنے آئے ہیں۔ اس میں کچھ ایسی باتیں شامل ہیں جو اقبال کے افکار کے بتدریج ارتقا کی نشان دہی کرتی ہیں۔ مثلاً فلسفۂ خودی کے ابتدائی نقوش، تصورِ ملت، تصورِ باری تعالیٰ، تصورِ کائنات، تصورِ جہاد، تصورِ جمہوریت، احترامِ آدمیت، نظریۂ تعلیم، وحدتِ اسلامی کا تصور، زمان ومکاں کا نظریہ، وحی کی حقیقت، احساسِ دعا، وحدتِ آدم اور روحانی جمہوریت۔

ان نکات کی اہمیت کے پیشِ نظر کتاب کی مصنفہ نے اس خطبے کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے اور اپنی تحقیق کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے حصہ اوّل میں خطبے کا ترجمہ، حواشی اور تعلیقات پیش کیے ہیں اور دوسرے حصے میں مقالے کے اہم مضامین کی تفصیلات شامل کی گئی ہیں۔ اس حصے میں اسلام اور شخصی آزادی، تصورِ جہاد، تصورِ جمہوریت، تصورِ ابلیس، جدید برطانوی نظامِ تعلیم کے مسلمانوں پر اثرات، ہندوستانی مسلمانوں کے معاشی ومعاشرتی حالات کا تجزیہ شامل کیا گیا ہے۔ کتاب میں اصل انگریزی خطبہ بھی شامل ہے۔

پیشِ نظر ایڈیشن، سفید کاغذ پر طبع شدہ، مضبوط جلد سے مزین، خوب صورت سرورق اور دو سو تیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی قیمت پانچ سو بیس روپے مقرر کی گئی ہے۔

ڈاکٹر انیلا سلیم کی اقبال اکادمی آمد

ڈاکٹر صاحبہ نے معروف اقبال شناس اور ماہر لسانیات پروفیسر جابر علی سید پر پی ایچ۔ ڈی کی ہے۔ ان کا مقالہ زیرِ اشاعت ہے۔

مثنوی فرخ نامہ

ڈاکٹر محمد اسلم انصاری

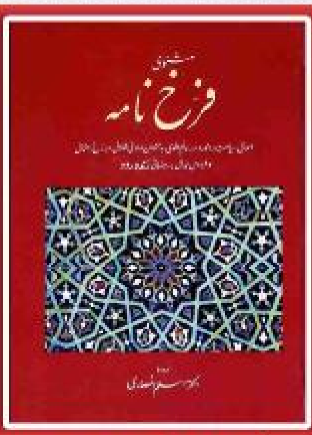

فرخ نامہ ممتاز معلم و مفکر، محقق و مدون، نقد نگار و اقبال شناس اور صاحب طرز شاعر ڈاکٹر محمد اسلم انصاری کی تازہ ترین فارسی مثنوی ہے۔ یہ مثنوی بنیادی طور پر ایک ایسے مکالماتی وڈرامائی منظومے کے طور پر لکھی گئی ہے جس کا منظر نامہ تخیلاتی ہے۔ مثنوی کا بنیادی کردار' رہ نورد' ہے۔ ذہنی و خیالی طور پر انجام پانے والا یہ سفر علامہ اقبال کے تخلیقی کردار زندہ رود کی ماہیت میں ہے۔ فرخ نامہ میں رہ نورد شوق نے اپنی منازل عشق علامہ اقبال کی معیت میں طے کی ہیں۔ اس مثنوی کو تین حصوں' وادی ظلال، برزخ امثال اور بہشت جمال میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں شاعر نے فلسفۂ اخلاقیات کے متنوع زاویے پیش کیے ہیں۔ فرخ نامہ زبان اور اسلوب کے اعتبار سے علامہ اقبال کے جاوید نامہ کی تکنیک میں لکھا گیا ہے۔ اس مثنوی کے زیادہ تر موضوعات وہی ہیں جو اقبال کے بھی پسندیدہ رہے لیکن یہاں ان موضوعات کی حیثیت فلسفیانہ سے زیادہ اخلاقی ہے۔ اس مثنوی میں بنیادی طور پر اسلام کے نظریہ جزا وسزا کو نمایاں کیا گیا ہے۔ خاص طور پر دین اسلام میں متعین کیے گئے عفو و درگزر کے مفہوم کی طرف واضح اشارے ملتے ہیں۔ اس اخلاقی حقیقت سے بھی باخبر کیا گیا ہے جس کو مکافات عمل کا نام دیا جاتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح علامہ اقبال کا جاوید نامہ تحرک اور حرارت عمل کا استعارہ ہے۔ اسی طرح فرخ نامہ مصنف کے داخلی وقلبی احساسات کی بھرپور نمائندگی کرتی ہے۔ ڈاکٹر اسلم انصاری ادبیات عالم میں سحر افلاک کی روایت سے بخوبی آگاہ ہیں اور انھوں نے اس موضوع پر گراں قدر تحقیقی مطالعات بھی پیش کیے ہیں۔ فرخ نامہ میں ان تحقیقی مطالعوں کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔ انسانی تاریخ شاہد ہے کہ انسانی اخلاق کی بازیافت ہر زمانے میں علمائے حق کا محبوب موضوع رہا ہے۔ فرخ نامہ کا موضوع اخلاقیات ہے لہٰذا اس کو اسی سلسلے کی ایک کڑی شمار کرنا چاہیے۔ عہد حاضر میں اخلاقی اقدار کی پاسداری کس قدر کٹھن ہو چکی ہے اور اخلاقیات کے زریں اصولوں سے دوری نے کتنی روحوں کو گھائل کر دیا ہے۔ مصنف نے اپنی مثنوی میں اسی عارضی و مادی دنیا کے بعد کا منظر نامہ دکھا کر گویا ہمارے خوابیدہ دلوں کو بیدار کیا ہے اور یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ زندگی کی رواروی میں ہم روحانی زوال سے اپنی روحوں کو بنجر کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ہماری اخروی زندگی بھی بے ثمر ہو رہی ہے۔

پیش نظر ایڈیشن، سفید نفیس کاغذ پر طبع شدہ، مضبوط جلد سے مزین، خوب صورت سرورق اور ایک سو چالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی قیمت پانچ سو اسی روپے مقرر کی گئی ہے۔

اب کیا کرنا چاہیے اے اقوام شرق

(مثنوی پس چہ باید کرد کا منظوم اردو ترجمہ)

ڈاکٹر تحسین فراقی

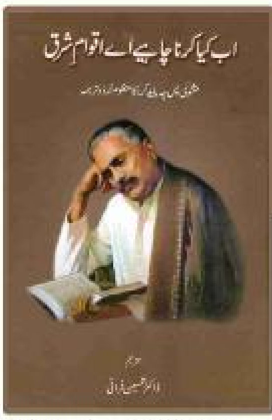

''پس چہ باید کرد .....'' علامہ اقبال کے ان فارسی شعری مجموعوں میں سے ایک ہے جس کے تار و پود میں مقصدیت رچی بسی ہے۔ وفات سے صرف دو برس پہلے لکھی جانے والی یہ کتاب اپنے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے نہایت قابل توجہ ہے۔ اس کتاب کے ظہور میں آنے سے قبل ''رموز بے خودی' اور اسرار خودی منصۂ شہود پر آ چکی تھیں۔ اقبال کے شاہ کار مجموعے جاوید نامہ، پیام مشرق، زبور عجم، بال جبریل شائع ہو چکے تھے۔ بظاہر اقبال اپنے تمام شعری امکانات، اعلیٰ نصب العین، عمرانی تصورات، قوموں کے عروج وزوال، اور نشأۃ ثانیہ کے اسرار و رموز بتا چکے تھے لیکن ان کے پاس کہنے کے لیے پھر بھی بہت کچھ باقی تھا۔ کل پانچ سو تیس شعروں پر مشتمل مثنوی پس چہ باید کرد میں اقبال نے کئی زمانوں کو نہایت اختصار کے ساتھ سمیٹ لیا ہے۔ دو دو مصرعوں میں ایسے ایسے مضامین سموئے ہیں کہ ان کی معجز بیانی پر رشک آتا ہے۔ پس چہ باید کرد کے متعدد اردو، پنجابی اور انگریزی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اردو ادب کے مایہ ناز استاد مصنف و محقق، اقبال شناس اور شاعر پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی نے اس مثنوی کا آزاد منظوم اردو ترجمہ کر کے اقبالیاتی ادب میں قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ مترجم نے بیس صفحات پر مشتمل نہایت وقیع مقدمہ ''طوفے خود کن، گرد ایوانے مگرد'' کے عنوان سے سپرد قلم کیا ہے اور اس آرزو کا اظہار کیا ہے: خدا کرے یہ ترجمہ فکر اقبال کی ترویج واشاعت میں معاون ہو اور اس سے ملت اسلامیہ کے قلوب حرارت اندوز ہو سکیں۔ کتاب کا انتساب اپنے رنگ کے واحد فلسفی نامور دانش ور اور دردمند پاکستانی ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کے نام کیا گیا ہے۔ ترجمے کی زبان سادہ اور رواں ہونے کے ساتھ ساتھ شعریت سے بھرپور ہے۔ مضامین کی وضاحت کے لیے قوسین میں اضافے ملتے ہیں جس سے تفہیم میں مدد ہوتی ہے۔

پیش نظر ایڈیشن، سفید نفیس کاغذ پر طبع شدہ، مضبوط جلد سے مزین، خوب صورت سرورق، ایک سو نوے صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی قیمت پانچ سو ساٹھ روپے مقرر کی گئی ہے۔